اب اس سلسلے میں درج ذیل سوالات کے شرعی جواب مطلوب ہیں:

۱۔ وعدہ یا عقد ایک ہی چیز ہیں یا الگ الگ ؟

۲۔ عدالتی فیصلے سے اس پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟

۳۔ اگر کسی وقت عدم استطاعت کا مسئلہ پیدا ہو جائے تو اس کا کیا حل ہوگا ؟

جواب: (۱) صورت مسئولہ میں باہمی معاہدے کی حیثیت شرعی طور پر ''عقد'' کی ہے، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی اس میں پس وپیش کرے تو اسے بذریعہ عدالت مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے۔ صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب ﷺ، حسن بصریؒ اور قاضی کوفہ سعید بن اشوعؒ سے یہی منقول ہے۔ امام صاحبؒ نے عنوان باندھا ہے: ''باب من أمر بانجاز الوعد'' اسحاق بن راہویہؒ اور خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیزؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

اگر مسئلہ ایک ایسے یک طرفہ وعدے کا ہوتا جس میں دوسرے فریق پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوتی تو اختلاف کی گنجائش تھی، لیکن ایسا وعدہ جو کسی سبب سے متعلق ہو، جملہ فقہاء کے نزدیک اجماعی طور پر پورا کرنا ضروری ہے۔ [القرطبی ۹/۷۹]
یہی قول مشہور فقہی مسالک، دیگر فقہاء اور امام ابن شبرمہ کا بھی ہے۔

(۲) باہمی معاہدے کے طور پر صورت مسئولہ کی پابندی لازمی تھی، لیکن جب عدالت نے فیصلہ دے کر توثیق کر دی تو اب اختلاف ختم ہونا چاہئے، کیونکہ نزاع کی صورت میں عدالتی فیصلہ ہی حرف آخر ہوتا ہے۔

(۳) اگر کسی وقت استطاعت نہ رہے یا عقد کا ذمہ دار دیوالیہ ہو جائے تو یہ فیصلہ بھی عدالت کرے گی کہ متعلقہ شخص اس ذمہ داری کو کہاں تک پورا کر سکتا ہے؟

اراکین فتوی کونسل: شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا محمد شفیق مدنی، ڈاکٹر صہیب حسن، شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا عبدالسلام فتح پوری۔

[ماہنامہ محدث لاہور فروری ۲۰۰۹ء]

اقوال زریں

انتخاب: طالبہ سعدیہ بانو یحیی سلیم

- کسی کو جاہل مت سمجھو کسی سے کچھ نہ کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔
- سکون نماز سے ملتا ہے دولت سے نہیں۔
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے، سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔
- انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے شکل سے نہیں۔
- اگر کسی راستے سے پتھر ہٹا نہیں سکتے تو خود کسی کے راستے کی رکاوٹ مت بنو۔

زندگی بے بندگی شرمندگی

جمعۃ المبارک

میاں انوار اللہ

انسانیت اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تمام مذاہب میں ایک خالق کا تصور ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے مذہب کی بنیاد خوف اور امید پر ہے۔ یہ خوف وامید ایسی غیبی طاقت کے لیے مخصوص ہے جو پاکیزگی اور تقدس کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ دنیا میں رائج تمام الہامی مذاہب میں اپنے اپنے ایام ہیں جن میں وہ اجتماعی عبادت کرتے ہیں۔ جیسے یہود کی اجتماعی عبادت کا دن ''السبت'' ہفتے کا دن اور عیسائیوں کی اجتماعی عبادت کا دن ''الأحد'' اتوار ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کا دن ''یوم الجمعة'' جمعہ کا مبارک دن ہے۔[بخاری الجمعة باب ١ ح ٨٧٦]

جمعہ کیسے شروع ہوا: (١) اسعد بن زرارہؓ نے بنی بیاضہ کے علاقے میں پہلی بار جمعہ پڑھایا۔ اس میں کل ۴۰ آدمی تھے۔[ابن هشام١/ ٤٣٥، ٤٨٣ :اوّل جمعة أقيمت بالمدينة، ابو داؤد باب ٢١٦ الجمعة فى القرىٰ ح١٠٦٩ ١/ ٦٤٥]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اذان جمعہ سنتے ہی اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تھے کیونکہ اس نے حزم النبیت میں پہلا جمعہ پڑھایا تھا۔ سنن ابن ماجہ میں ہے: ''ہجرتِ نبوی سے پہلے'' [١/ ٣٤٣ باب ٤٨ فرض الجمعة ح ١٠٨٢]

(٢) طبرانی اور دارقطنی میں ہے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریری حکم بھیجا تھا ''جب جمعہ کے روز دن نصف النہار سے ڈھل جائے تو دو رکعت نماز کے ذریعہ اللہ کے حضور تقرب حاصل کرو۔''

(٣) سفر ہجرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قبا میں چار دن سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات قیام فرمایا۔ بروز جمعہ مدینہ منورہ روانگی ہوئی۔ راستے میں ''بنی سالم بن عوف'' کی وادی رانوناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا جمعہ ادا فرمایا۔[ابن هشام ١/ ٤٩٤]

جمعہ کا وقت: فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ''جمعہ کا وقت نصف النہار سے دن ڈھل جانے پر شروع ہوتا ہے۔''

١۔ الزبیر ابن العوام: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد عمارتوں کے سائے میں چلنے کو جگہ نہ ملتی۔ [أحمد ٣/ ٢٨، ٤٦ ح ١٤١١، ١٤٣٦ وصححه الأرنؤط]

٢۔ انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے پر جمعہ پڑھاتے تھے۔[بخاری مختصراً ح ٩٠٣، ترمذی ح ٥٠٤ وقال حسن صحيح، أحمد ١٩/ ٤٩٤]

٣۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ہم نمازِ جمعہ سے فارغ ہو جانے کے بعد ہی اونٹوں کو باڑے میں واپس لایا کرتے تھے۔

[مسلم ٨٥٨/٢٨، أحمد ٢٢/٤١٠ ح١٤٥٣٩]

۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ: لوگ نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر ہی کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔[بخاری ح٩٣٩، ٩٤١، ٢٣٤٩، مسلم ح٥٨٩]

۵۔ سلمۃ بن الأکوع رضی اللہ عنہ: نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد دیواروں کے سائے میں چلنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ [بخاری ح٤١٦٨، مسلم ٨٦٠/٣٢]

۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد سایہ کے تسمہ برابر ہوتے ہی جمعہ کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔[مسند أحمد ٧/ ٣٩٤ ح٣٥٨٥ وضعفه الأرنؤط]

۷۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ میں فی الزوال تسمہ برابر ہونے پر جمعہ پڑھانے آتے تھے۔

۸۔ أنس بن مالک رضی اللہ عنہ: ''جب گرمی بڑھ جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں بھی تأخیر فرمایا کرتے تھے۔''

[صحیح البخاری کتاب الجمعة باب١٧ ح٩٠٦]

جمعہ کی اذان سے کاروبار حرام ہو جاتا ہے: ﴿ يـٰأيها الذين اٰمنوآ إذا نودی للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع ﴾[الجمعة ٩] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن جب نماز کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔''

عہد نبوی میں ایک ہی اذان ہوتی تھی؛ یہ اذان خطبے سے پہلے دی جاتی تھی۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی ایک ہی اذان رہی۔ سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدینہ منورہ کی آبادی بہت بڑھ گئی تو ضرورت کے پیش نظر خطبے سے کافی پہلے مقام ''زوراء'' پر ایک اذان شروع کی گئی۔[بخاری الجمعة باب ٢١ الاذان يوم الجمعة ح٩١٢ باب ٢٥ ح٩١٦] تاکہ لوگ باخبر رہیں۔ یاد رہے کہ سنت خلفائے راشدین بھی امت مسلمہ کے لیے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اتھارٹی ہے۔[دیکھو :أبو داؤد السنة باب ٥، الترمذی العلم باب ١٦ ح٢٦٧٦ وقال:حسن صحيح]

خصوصی ملائکہ کا نزول: جمعہ کے دن خصوصی ملائکہ کا آسمان سے نزول ہوتا ہے۔ یہ فرشتے ہر آنے والے نمازی کا نام لکھتے ہیں (رب کائنات کو پیش کرنے کے لیے)۔ جب امام خطبہ دینے کے لیے نکلتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔[مسند أحمد، بخاری الجمعة باب ٤ ح٨٨١، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی]

انسان تھوڑی سی تکلیف کر کے مسجد میں خطبے سے پہلے پہنچ کر اپنا نام اللہ کے حضور پیش کرانے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

جمعہ کے لیے پہلے آنے والے پانچ اقسام کے لیے انعامات:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ سب سے پہلے مسجد پہنچنے والے (گروہ) کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ جمعہ کے لیے دوسرے نمبر پر مسجد آنے والی (ٹولی) کو گائے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔

۳۔ جمعہ کی ادائیگی کے لیے تیسرے نمبر پر مسجد پہنچنے والی (جماعت) کو بکری کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔

۴۔ جمعہ کے لیے آنے والے چوتھے (گروپ) کو مرغی کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔

۵۔ جمعہ پر آنے والی پانچویں (پارٹی) کو انڈے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔[البخاری الجمعة باب ٤ ح٨٨١ عن ابی هريرة ، نسائی مترجم ١/ ٤٦١ كتاب الجمعة]

یہ مفت کے انعامات ہیں جن پر کوئی خرچہ نہیں ہوتا۔ امیر غریب سب ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر یہ ممکن نہ ہو تو امام کے خطبے سے پہلے آکر ملائکہ کے ہاں رجسٹریشن تو کرا سکتے ہیں......

لیکن وائے برحال ما! ہم گھڑی بار بار دیکھتے رہتے ہیں کہ نماز کی جماعت کب ہوگی؟ حین تکبر اولیٰ پر پہنچے......سلام پھرتے ہی مسجد سے باہر آنے والے گروپ کا ہراول دستہ بننا پسند کرتے ہیں!

اللہ رحیم و کریم ہمیں فہم دین عطا فرمائے۔ ﴿وما توفيقي إلا بالله﴾ ''میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے۔''[ھود ۸۸]

جمعہ فرض ہے: ﴿يٰأيها الذين اٰمنوآ إذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع﴾[الجمعة ٩] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن جب نماز کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' خرید و فروخت میں ہر دنیاوی کام آجاتا ہے۔''دوڑو'' کا مطلب یہ نہیں کہ بھاگے بھاگے مسجد آؤ جبکہ سانس بھی پھولا ہوا ہو؛ اس کے معنی یہ ہیں کہ بندہ قربانیوں کی فضیلت سے محروم اور خصوصی رجسٹریشن سے رہ گیا، اذانِ جمعہ بھی ہوگئی؛ اب تو دنیاوی مصروفیت بالکل حرام ٹھہریں اور اہتمام سے مسجد کی روانہ ہونا ضروری ہوگیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرا جی چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کردوں اور جا کر ان لوگوں کے گھر جلادوں جو نماز جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں آتے۔''[مسند أحمد

ح ٣٨١٦، مسلم المساجد ح ٦٥٢]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خطبے میں فرمایا "جان لو کہ اللہ نے تم پر جمعہ کی نماز فرض کی ہے؛ البتہ عورت، بچے، غلام، مریض اور مسافر اس فرضیت سے مستثنیٰ ہیں۔" [سنن البیهقی، الدارقطنی الجمعة باب ١ ح ١٥٦٠ عن جابر ٣/٢]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی اذان سنے۔" [ابو داؤد، دارقطنی الجمعة باب٣ ح١٥٧٢، ١٥٧٤]

دوڑ کر مسجد آنا یا نماز میں شامل ہونا منع ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ؛ جتنی نماز با جماعت مل جائے پڑھ لو، پھر جتنی نماز چھوٹ جائے اسے بعد میں پوری کرلو۔" [کتب صحاح سته، بخاری الجمعة باب ١٨ ح٩٠٨]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ یکا یک لوگوں کے بھاگ کر چلنے کی آواز آئی۔ نماز ختم ہونے پر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا یہ کیسی آواز تھی؟ لوگوں نے عرض کیا ہم نماز میں شامل ہونے کے لیے بھاگ کر آرہے تھے۔ فرمایا "ایسا نہ کیا کرو، نماز کے لیے جب بھی آؤ پورے سکون کے ساتھ آؤ، جتنی مل جائے امام کے ساتھ پڑھ لو، جتنی چھوٹ جائے وہ بعد میں پوری کرلو۔" [بخاری و مسلم]

جمعہ کی چھٹی لازمی نہیں ہے: حکم باری تعالیٰ ہے: ﴿ فإذا قضيت الصلوٰة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيراً لعلكم تفلحون ۞ ﴾ [الجمعة ١٠] "پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔" نماز مکمل ہونے پر ﴿ فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع ﴾ کا حکم ساقط ہو گیا۔ اب پھر اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق رزقِ حلال کمانا جائز ہو گیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جمعہ کے اجتماع میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے تجارت کے لیے بہت ہی مناسب وقت ہے۔ عوام الناس کو مارکیٹ کھلی ہونے کی وجہ سے ضرورت کی اشیاء بآسانی مل جائیں گی، دوسری طرف دوکانداروں کی سیل زیادہ ہوگی اور منافع زیادہ ملے گا۔ دیکھا آپ نے کہ بندوں نے اللہ کی اطاعت کی تو رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور ہر انسان کے لیے آسانی ہی آسانی پیدا ہو گئی۔

اگر ہفتہ وار تعطیل کرنی ہے تو جمعہ کی ہونی چاہیے: یہود و نصاریٰ نے اپنی اپنی اجتماعی عبادات کے لیے بالترتیب ہفتہ اور اتوار کے ایام رکھے ہیں۔ان دنوں میں یہ لوگ سرکاری طور پر چھٹی کرتے ہیں۔اسرائیل نے اپنے قیام کے بعد سب سے پہلا کام یہی کیا کہ ''ہفتے کے دن'' کو ہفتہ وار تعطیل قرار دیا۔اسلامی ممالک میں بھی ہفتہ وار چھٹی اتوار کے بجائے جمعہ کی ہونی چاہیے۔اب ہم آزاد اسلامی ریاست ہیں،کوئی عذر بھی باقی نہیں رہا۔

گاؤں اور شہر ہر جگہ جمعہ درست ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد پہلا جمعہ بحرین میں مسجد عبدالقیس میں ہوا۔یہ مسجد جواثی گاؤں میں تھی۔[بخاری مترجم ١ / ٥٤٩ كتاب الجمعة]

بارش میں جمعہ واجب نہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے برسات کے دن اپنے مؤذن سے کہا کہ تم جب ''أشهد أن محمدا رسول الله'' کہ لو تو پھر حي على الصلوٰة کہنے کی بجائے'' صلوا في بيوتكم '' ''اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو'' کہو۔[بخاری مترجم١ /٥٥٣ كتاب الجمعة باب ١٤ ك ٩٠١]

جمعہ کے آداب: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جس قدر صفائی ممکن تھی کر لی،پھر تیل یا عطر استعمال کیا پھر اول وقت مسجد میں گیا اور دو افراد کے بیچ میں (بلا اجازت) نہ بیٹھا پھر حسب توفیق نماز پڑھی،پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا (اور خطبہ سنا) تو اس سے پچھلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''[بخاری الجمعة باب ٦ ح٨٨٣ باب١٩ ح ٩١٠]

(١) ہر مسلمان کو جمعہ کے روز غسل کرنا چاہیے۔(٢) دانت صاف کرنے چاہئیں۔(٣) جو اچھے کپڑے میسر ہوں پہننے چاہیں۔(٤) اگر خوشبو میسر ہو تو لگانی چاہیے۔[مسند أحمد ، مسلم ، ابوداؤد ، نسائی]

معمولی سی کوشش پر عظیم انعام: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو مسلمان جمعہ کے دن غسل کرے اور حتی الامکان اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پاک صاف کرے،سر میں تیل لگائے یا موجود خوشبو لگائے پھر مسجد جائے،لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے،پھر جتنی اللہ نے توفیق دی نماز پڑھے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ وہ دوران خطبہ خاموش رہے۔''[مسند أحمد ،صحيح بخاری]

مکمل خاموشی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اگر تم نے جمعہ کے روز دوران خطبہ بات کرنے والے شخص سے کہا